

مدیر کے نام

ڈاکٹر سید صلاح الدین ہاشمی، نیویارک

پروفیسر آسی خیالی کا مضمون ”سید مودودی: اردو ادب کے سلسلۃ الذهب کی آخری کڑی“ (ستمبر ۲۰۰۰ء) ایک اچھا مضمون ہے لیکن اس کا آخری جملہ قابل توجہ ہے: ”یہ کام سید موصوف نے کر دکھایا اور اب اس نمونے پر لکھنے والے آہستہ آہستہ تعداد اور کیفیت دونوں میں بڑھتے جا رہے ہیں اور اب بظاہر کسی نئے انقلابی ادیب کے آنے کے آثار ہیں نہ گنجائش“ (ص ۳۴)۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف نبوت کا سلسلہ بند ہوا ہے، اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا لیکن ادیب، مفکر، لیڈر، شاعر اور مفسر ہر زمانے میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس کی ضرورت بھی رہے گی اور گنجائش بھی ہے۔

سید عرفان گلانی، کوپن ہیگن، ڈنمارک

”سید مودودی: اردو ادب کے سلسلۃ الذهب کی آخری کڑی“ (ستمبر ۲۰۰۰ء) معلومات افزا اور دل چسپ تحریر ہے مگر فاضل عمر کا دانستہ تحقیق کے اصولوں سے انحراف اور ”اعتراف جرم“ (ص ۲۳-۲۴) مضمون کے متعلق علمی تحفظات قائم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس پر مستزاد اردو ادب کے ارتقا میں ابوالکلام آزاد کے تذکرے سے بے اعتنائی، مضمون کی معروضیت پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ ابوالکلام کا اسلوب نگارش، بعض دوسرے ادبا کے برخلاف، یقیناً ان کے ساتھ مخصوص رہا۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اہل ان اردو ادب (بالخصوص اسلامی ادب) کو نئے محاورات اور تراکیب سے ملا مل کیا اور مروجہ الفاظ کو نئے معنی دیے۔ اقامت دین، حکومت الہیہ، خلافت، حزب اللہ ایسی ہی چند اصطلاحات ہیں۔ خود سید مودودی نے مولانا آزاد کی اس دینی اور ادبی حیثیت کو قبول کیا ہے (دیکھیے: تذکرہ سید مودودی، ج ۱، ص ۴۴۲)۔

ڈاکٹر محمد اسحاق منصور، کراچی یونیورسٹی

”اردو ادب کے سلسلۃ الذهب کی آخری کڑی“ (ستمبر ۲۰۰۰ء) عمدہ اور منفرد تحریر ہے۔ اگر ہر ادیب کی تحریر سے چند مثالیں یا کم از کم کھل حوالے بھی دیے جاتے تو افادیت مزید بڑھ جاتی۔ صاحب مقالہ اپنی اس پیش گوئی پر کہ ”اب بظاہر کسی نئے انقلابی ادیب کے آنے کے آثار ہیں نہ گنجائش“ (ص ۳۴) نظر ثانی فرمائیں۔ اس لیے کہ سید مودودی مرحوم نے تو ہمیں اکابر پرستی کے خلاف جہاد کا درس دیا ہے اور آنے والا دور کسی انقلابی ادیب کی گنجائش بھی رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت شاہ ولی اللہ کا بھی ذکر ہونا چاہیے تھا۔ اگرچہ اردو میں ان کی اپنی کوئی تحریر نہیں، تاہم اردو ادب پر ان کے جو اثرات پڑے ہیں، وہ محتاج بیان نہیں۔ پروفیسر آسی خیالی کا ادب میں مجتہدانہ انداز فکر قابل تعریف ہے۔

امجد عباسی، لاہور

”میڈیا کا شرف بہ اسلام ہونا“ (اگست ۲۰۰۰ء) میں اسلام کے تصور تفریح کے تحت ڈرامے پیش کرنے کی بات کی گئی ہے۔ یہ جدید دور کے حوالے سے خواہ مخواہ گنجائش نکالنے کا انداز لگا۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے اس میں جس چیز کی